OPEN ACCESS
*Journal of Islamic & Religious Studies*
*ISSN (Online): 2519-7118*
*ISSN (Print): 2518-5330*
*www.jirs.uoh.edu.pk*
*JIRS, Vol.:2, Issue: 1, Jan – June 2017*
*DOI: 10.36476/JIRS.2:1.06.2017.09, PP: 103-114*

# علامہ ابن جوزیؒ کی تفسیر "زاد المسیر فی علم التفسیر" کا منہج اور خصوصیات

# *Methodology and Characteristics of Zad al-Masir fi ʻilm al-Tafsir by Allama Ibn al-Jawzī*

***ڈاکٹر محمد ریاض الازہری**

اسسٹنٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ، drriaznuml@yahoo.com

****محمد صفی اللہ صفی**

پی ایچ۔ڈی سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ، saffi.2003haqani@gmail.com

**Abstract**

*This article describes the methodology and characteristics of Zad al-masir fi ʻilm al-tafsir. This is one the finest work of Allama Ibn al-Jawzī, a 6th century prominent Interpreter. Several editions of this Tafsir have been published. However, the edition of dar al-kitab al-ʻarbi, Beirut published in four volumes is selected for this study. This exegesis is based on conventional narrations, authentic quotations from the Islamic Scholars and lingual & grammatical discussions. As a witness, causes of verses (asbab al-Nuz┴l), Makki and Madani Surah's (chapters), the abrogating and abrogated verses (al-nasikh wal-mans┴kh) and Islamic jurisprudence have been discussed in it where needed. The quality of this translation which is admirable is that mostly authentic Ahadith from original sources, and references to well known basic books in relevant discussions have been described.*

**Keywords:** *Zad al-masir fi ʻilm al-tafsi, Ibn al-Jawzī, tafsir, Qur'┐n*

### علامہ ابن الجوزیؒ کا تعارف

ابن جوزیؒ کا پورا نام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ قرشی ہے۔آپؒ 509 ھجری میں پیدا ہوئے۔آپؒ فقہ حنبلی سے تعلق رکھتے تھے۔آپؒ کے اساتذہ کی تعداد اسی (80) سے زائد ہے جن میں ابو القاسم بن حصین، علی بن عبد الواحد الدینوری، محمد بن حسن الماوردی اور ابن زاغونی وغیرہ شامل ہیں۔آپؒ کے شاگردوں میں محی الدین یوسف، علی الناسخ اور ابن قدامہ مشہور ہیں۔ آپؒ کی تصانیف کی تعداد اڑھائی سو (250) سے زائد ہے۔ جن میں سے المغنی کبیر، زاد المیسر، تلبیس ابلیس، جامع المسانید اور اخبار الاخیار مشہور ہیں۔آپؒ 597 ھجری میں وفات پائی۔[1]

### "زاد المسیر فی علم التفسیر" کے مصادر و مراجع

اس مقالہ کی تحقیق کے لیے "زاد المیسر فی علم التفسیر" کا دار الکتاب العربی، بیروت کا نسخہ زیر نظر رہا ہے، جو چار جلدوں میں عبد الرزاق المھدی کی تحقیق سے ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا۔

زاد المسیر فی علم التفسیر میں ابن جوزیؒ نے ایسی کتب فن سے استفادہ کیا ہے جو اپنے فن میں اپنی مثال آپ اور بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتے ہیں۔ ابن جوزیؒ کے علاوہ باقی مفسرین نے بھی ان کتب سے اپنی اپنی تفاسیر میں حوالے دیئے ہیں۔ لیکن ابن جوزیؒ نے ان تفاسیر کے نام ذکر کئے بغیر ان کے مولفین کے نام دے کر حوالے نقل کئے ہیں۔ ابن جوزیؒ نے جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے یہاں مختصراً ان کتب کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

**کتب تفاسیر**

ابن جوزیؒ نے ابن جریر، طبری، ثعلبی اور ماوردی وغیرہ کی کتب تفاسیر سے زیادہ استفادہ کیا ہے ان کا تعارف درج ذیل ہیں:

1. **جامع البیان عن تاویل آی القرآن:**

ابن جریر کی یہ تفسیر قرآن پاک پر لکھی جانے والی کتب کا بنیادی ماخذ ہے جو پہلی مکمل اور جامع تفسیر میں شمار ہوتا ہے۔ ابن جوزیؒ نے اکثر مقامات پر ابن جریر کے اقوال نقل کئے ہیں۔ مثلاً قرآن پاک کی آیت (الحج اشھر معلومت)[2] کی تفسیر میں ابن جوزیؒ نے ابن جریر طبری کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:[3]

" قال ابن جرير الطبري: إنما أراد هؤلاء أن هذه الأشهر ليست أشهر العمرة، إنما هي للحج، وإن كان عمل الحج قد انقضى بانقضاء أيام منى، وقد كانوا يستحبون أن يفعلوا العمرة في غيرها"[4]

ابن جریر طبری کا قول ہے کہ در حقیقت ان مہینوں سے مراد عمرہ کے مہینے نہیں ہیں اس سے مراد حج کے مہینے ہیں منی میں حج کی ادائیگی حج کی تکمیل کے بعد پوری ہوتی ہے اور اس زمانے کے لوگ یہ پسند کرتے تھے۔ کہ وہ علاوہ اس کے مہینوں میں عمرہ ادا کریں۔

2. **الکشف والبیان عن تفسیر القرآن**

یہ "تفسیر ثعلبی" کے لقب سے مشہور ہے اور احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی کی تصنیف ہے۔ ابن جوزیؒ نے ثعلبی کی تفسیر سے اپنی تفسیر میں نہ صرف لغوی مباحث نقل کی ہے بلکہ بعض مقامات پر روایات کے حوالے بھی ثعلبی سے نقل کرتے ہیں، جیسے:

"وقد ذكر الثعلبي حديث ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلّم في الكفل: «أنه كان رجلاً لا ينزع عن ذنب، وأنه خلا بامرأة ليفجر بها، فبكت، وقالت: ما فعلتُ هذا قطّ، فقام عنها تائباً، ومات من ليلته، فأصبح مكتوباً على بابه: قد غفر الله للكفل» "[5]

3. **النکت والعیون**

یہ تفسیر علی بن محمد بن حبیب الماوردیؒ (المتوفی: 450ھ) کا ہے جو تقریباً زاد المسیر سے ملتا جلتا ہے ماوردی نے بھی آیات کی تفسیر میں بلاغی مباحث، لغوی تحقیق کے ساتھ ساتھ مختلف قراءات کو نقل کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ اور ضرورت کے مقدار میں فقہی مسائل کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

ابن جوزیؒ نے زاد المسیر فی علم التفسیر میں ماوردیؒ کے حوالے بہت کثرت سے نقل کئے ہیں جیسے فرماتے ہیں:

قرآن پاک کی آیت (وکذلک نولی بعض الظالمین[6]) کی تفسیر میں ابن جوزیؒ نے چار اقوال میں چوتھا قول نقل کرتے ہوئے ماوردیؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: [7]

"والرابع: نكل بعضهم الى بعض ولا نعينهم ،ذكر الماوردى"[8]

زادالمسیر فی علم التفسیر میں اکثر مقامات پر ماوردی کے حوالے ملتے ہیں۔[9]

**کتب احادیث**

ابن جوزیؒ نے کتب احادیث میں صحیح البخاری، صحیح المسلم، سنن ترمذی، اور مسند احمد وغیرہ پر اعتماد کیا ہے اور کئی مقامات پر حوالے دیکر احادیث نقل کئے ہیں۔ بعض مقامات پر انہیں الفاظ کے ساتھ اور بعض مقامات پر مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کیاہے اور سند کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ جیسے سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں فقہاء کے اقوال کی وضاحت میں روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" ما روي في الصحيحين من حديث عبادة بن الصامت عن النبى ﷺ أنه قال لا صلاة لمن لم يقرء بفاتحة الكتاب"[10]

صحیح البخاری[11] اور صحیح المسلم[12] میں یہ روایت پوری سند کے ساتھ موجود ہے۔

**کتب لغات، غریب القرآن و معانی القرآن**

1. **غریب القرآن**

یہ یحیٰی بن زیاد فراء (المتوفی: 207ھ) کی کتاب اور لغت کے موضوع پر بنیادی ماخذ ہے ابن جوزیؒ نے زادالمسیر میں اس کتاب پر اعتماد کیا ہے۔ اور لغوی وضاحت میں اس کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جیسے قرآن کی آیت :(وكيف تاخذونه وقد افضى بعضكم الى بعض)[13] کے ذیل لفظ( افضى )کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

"في الإفضاء قولان: أحدهما أنه الجماع، والثاني الخلوة بها و إن لم يغشها قاله الفراء"[14]

2. **مجاز القرآن**

یہ ابوعبیدہ کی تالیف ہے ابن جوزیؒ نے علوم القرآن اور تفسیر پر لکھنے والے اپنی کتابوں میں اس کتاب پر اعتماد کیاہے۔اورابن جوزیؒ نے ابوعبیدہ کا حوالہ دیکر ان کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جیسے آیت :"وإنا أو إياكم لعلى هدى أو في ضلال مبين"[15] کے تحت ابوعبیدہ کا قول نقل کرکے لکھتے ہیں:

"قال ابوعبيدة: معنى الكلام وإنا لعلى هدى وإنكم لفي ضلال مبين"[16]

3. **معانی القرآن**

یہ اخفش اوسط (المتوفی: 215ھ) کی لغت پر لکھی ہوئی کتاب ہے اورزادالمسیر میں ابن جوزیؒ نے کئی مقامات پر اخفش کے حوالے دیئے ہیں۔ جیسے آیت "وتودون أن غير ذات الشوكة" کی وضاحت میں لکھتے ہیں: [17]

"وقال الأخفش: إنما أُنِثَ ذات الشوكة لأنه يعني الطائفة"[18]

4. **تفسیر غریب القرآن**

یہ ابن قتیبہؒ (المتوفی: 276ھ) کی غریب القرآن پر لکھی گئی کتاب ہے ابن جوزیؒ نے زادالمسیر میں اکثر مقامات پر ابن قتیبہؒ کے حوالے دیئے ہیں۔ جیسے آیت "ويمدهم فى طغيٰنهم يعهون" کی وضاحت میں ابن قتیبہؒ کا قول نقل کرکے لکھتے ہیں:[19]

"إنه عتوهم وتكبرهم، قاله ابن قتيبة"[20]

5. معانی القرآن واعرابہ

یہ زجاج (المتوفی: 311ھ) کی کتاب ہے ابن جوزیؒ نے اس کتاب سے زیادہ مواد نقل کرکے اپنی تفسیر کی زینت بنا رکھی ہیں۔ جیسے آیت "ولتكن منكم امة"[21] کے تحت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: [22]

"قال الزجاج: معنى الكلام ولتكونوا كلكم أمة تدعون إلى الخير وتأمرون بالمعروف ولكن "من" هاهنا تدخل لتخص المخاطبين من سائر الاجناس"[23]

6. مقاییس اللغۃ

فن لغت میں احمد بن فارس لغوی کی کتاب ہے ابن جوزیؒ نے الفاظ کی لغوی تحقیق میں ابن فارس کے اقوال نقل کئے ہیں جیسے آیت "يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ"[24] میں "حسرات" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قال ابن فارس: والحسرة: التلهف على الشيء الفائت"[25]

ابن جوزیؒ کے زادالمسیر کے یہ بنیادی ماخذ تھے ابن جوزیؒ نے ان کتابوں سے بہت استفادہ کیا اور یہ ساری کتب اپنے اپنے فن میں واقعی بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ زادالمسیر فی علم التفسیر بھی ایک ممتاز تفسیر ہے اور مابعد مفسرین کے لیے ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

**ابن جوزیؒ کا منہج تفسیر**

زادالمسیر فی علم التفسیر میں ابن جوزیؒ نے تفسیر کے دوران کسی بحث کو نہ زیادہ طول اور نہ زیادہ اختصار سے بیان کیا ہے جس سے معانی مقصود میں دقت ہو اس کی وضاحت وہ خود اپنی تفسیر کے مقدمہ میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وقد حذرت من إعادة تفسير كلمة متقدمة إلا على وجه الإشارة، ولم أغادر من الأقوال التي أحطت بها إلا ما تبعد صحته مع الاختصار البالغ"[26]

زادالمسیر فی علم التفسیر میں ابن جوزیؒ نے جہاں اختصار اپنایا ہے لیکن تفسیر آیات کے دوران تمام اہم علوم کے ہر پہلو کو بیان کیا ہے جیسے وہ خود اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"لما رأيت جمهور كتب المفسّرين لا يكاد الكتاب منها يفي بالمقصود كشفه حتى ينظر للآية الواحدة في كتب، فربّ تفسير أخلّ فيه بعلم النّاسخ والمنسوخ، أو ببعضه، فإن وجد فيه لم يوجد أسباب النزول، أو أكثرها، فإن وجد لم يوجد بيان المكيّ من المدنيّ، وإن وجد ذلك لم توجد الإشارة إلى حكم الآية، فإن وجد لم يوجد جواب إشكال يقع في الآية، إلى غير ذلك من الفنون المطلوبة."[27]

کتب تفاسیر میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب ایک علم کا ذکر ہے تو دوسرے علم کا ذکر نہیں جیسے کسی تفسیر میں ناسخ و منسوخ کو بیان کیا گیا ہے، کسی تفسیر میں اسباب نزول کا اہتمام ہے کسی میں مکی ومدنی[28] کا بیان تو ہے لیکن آیت کے حکم کا بیان نہیں مگر ابن جوزیؒ نے زادالمسیر میں مذکورہ وغیر مذکورہ تمام علوم کو جمع کیا جو ایک تفسیر قرآن کے لئے بہت ضروری اور اہم ہیں۔

زادالمسیر فی علم کی ابتدا میں ایک مقدمہ ہے ابن جوزیؒ نے اس میں مختصراً چند معلومات دی ہے جیسے علم تفسیر کی فضیلت واہمیت، تفسیر وتاویل، مدت نزول، سب سے اول اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیات، جو تقریباً دو صفحات پر مشتمل ہے۔ ابن جوزیؒ نے جو عموماً انداز اپنایا ہے اس ضمن میں سورۃ فاتحہ کی مثال پیش کرتے ہیں:

1. سب سے پہلے سورہ فاتحہ کی ساری آیات لکھی گئی ہیں اس کے بعد فاتحہ کی فضیلت میں وارد حدیثوں کو نقل کیا گیا ہے۔
2. پھر روایت کے بعد سورہ کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ مدلل بیان کی ہے۔
3. سورۃ کے مکی ومدنی ہونے میں مختلف اقوال نقل کئے گئے ہیں۔
4. مکی ومدنی ہونے سے متعلق معلومات کے لئے ایک فصل قائم کیا گیا ہے اور فاتحہ کی تفسیر میں الحمد سے ابتدا کیا ہے۔ پھر ہر آیت کی وضاحت کی ہے۔
5. کہیں کہیں الفاظ کے لغوی معنی کی وضاحت میں اشعار سے استشہاد بھی کیا گیا ہے۔
6. زادالمسیر فی علم التفسیر میں ابن جوزیؒ نے آیات کی وضاحت میں قراءات کا خصوصی اہتمام کیا ہے۔
7. بقدر ضرورت آیات کی تشریح میں احادیث وآثار بھی لائے ہیں۔
8. آپ نے فقہی مسائل کو بقدر ضرورت بیان کی ہے۔

قرآن پاک کی بقیہ سورتوں کی تفسیر کے لئے بھی اکثر اور تقریبا اس انداز کو اختیار کیا گیا ہے تاہم ہر جگہ ترتیب یکساں نہیں ہے۔اس کے علاوہ تفسیر قرآن میں ابن جوزیؒ نے اسباب نزول، ناسخ ومنسوخ اور آیات میں جن قصص کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے ان کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

مفسرین کے ہاں تفسیر کا قابل اعتماد طریقہ تفسیر بالماثور ہے، یعنی قرآن کی تفسیر قرآن، سنت رسول ﷺ، اقوال صحابہ کرام اور اقوال تابعین کی روشنی میں کیا جائے۔

## تفسیر القرآن بالقرآن

سب سے بہترین تفسیر قرآنی آیت کی تفسیر قرآنی آیت سے کی جائے۔ابن جوزیؒ نے اس منہج کو بہت سے مقامات پر اپنایا ہے جیسے آیت: "فتلقى ادم من ربه كلمت"[29] کی تفسیر میں ابن جوزیؒ نے لکھا ہے:

"وفي الكلمات أقوال: أحدها: أنها قوله تعالى: رَبَّنا ظَلَمْنا أَنْفُسَنا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنا وَتَرْحَمْنا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخاسِرِينَ "[30]

## تفسیر القران بالسنۃ

قرآن پاک کی تفسیر کا دوسرا ماخذ سنت ہے ابن جوزیؒ نے زادالمسیر میں جہاں کسی آیت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے روایت منقول ہے اسی جگہ پر حدیث کو نقل کیا ہے جیسے سورۃ الفاتحہ کی آیت: " غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِّينَ "[31] کی وضاحت میں ابن جوزیؒ لکھتے ہیں:

" فأما «المغضوب عليهم» فهم اليهود و «الضالون» : النصارى. رواه عدي بن حاتم عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم "[32]

ابن جوزیؒ نے کئی مقامات پر روایات کو نقل کرنے میں ان کی صحت اور عدم صحت کی نشاندہی بھی کی۔اور بعض مقامات پر احادیث کی تخریج کا اہتمام بھی کیا ہے۔ جیسے تخلیق آدم کی وضاحت میں روایات نقل کرکے لکھتے ہیں:

"خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الأرض، فجاء بنو آدم على قدر الأرض، منهم الأحمر والأبيض والأسود، وبين ذلك، والسهل والحزن، وبين ذلك، والخبيث والطيب» ، قال الترمذي: هذا حديث

صحیح"[33] وقد أخرج البخاري[34] ومسلم[35] في «الصحيحين» من حديث أبي هريرة عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم، أنه قال:«خلق الله تعالى آدم طوله ستون ذراعاً» "[36]

### تفسیر القرآن باقوال الصحابہ

اگر قرآن پاک کی تفسیر جب قرآن اور سنت سے نہ ہوسکے تو اقوال صحابہ کرام پر اعتماد کیاجاتاہے۔ابن جوزیؒ نے زادالمسیر فی علم التفسیر میں اکثر مقامات پر مختلف صحابہ کرام خاص کر عبداللہ بن عباس کے اقوال نقل کرتے ہیں۔جیسے"قل من كان عدوا لجبريل"[37] کی تفسیر میں عبداللہ بن عباس کا قول نقل کرکے لکھتے ہیں:

"قال ابن عباس:أقبلت اليهود إلى النبي صلّى الله عليه وسلّم "[38]

زادالمسیر فی علم التفسیر کے بہت سے کم مقامات پر اسرائیلیات کو بیان کیاگیاہے جہاں اسرائیلیات بیان ہوچکے ہیں وہاں ابن جوزیؒ نے اس کی عدم صحت کو بھی بیان کیاہے۔جیسے"لَوْلا أَنْ رَأى بُرْهانَ رَبِّهِ"[39] میں برہان کے تحت چھ اقوال بیان کرتے ہوئے پانچ اقوال کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان کا کوئی اصل نہیں۔ابن جوزیؒ لکھتے ہیں:

"أنّ الله تعالى بعث إليه ملكاً، فكتب في وجه المرأة بالدّم: وَلا تَقْرَبُوا الزِّنى إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَساءَ سَبِيلًا [40] ، قاله الضحاك عن ابن عباس "[41]

ابن جوزیؒ نے ان روایات کے فاسد ہونے کی طرف اشارہ کیاہے کہ یہ سب امور قبیح ہے اور اللہ کے ایک محترم نبی کے بارے میں یہ گمان نہیں کیاجاسکتااس لیے اس قول کا کوئی حقیقت اوراصل نہیں اور آخر میں صحیح قول کی نشاندہی بھی کی ہے جیسے لکھتے ہیں:

"أن البرهان أنه علِم ما أحل الله مما حرّم الله، فرأى تحريم الزنا، روي عن محمد بن كعب القرظي. قال ابن قتيبة: رأى حجة الله عليه، وهي البرهان، وهذا هو القول الصحيح "[42]

### تفسیر القرآن باقوال التابعین

جب قرآن کی تفسیر قرآن،سنت اوراقوال صحابہ کرام سے نہ ہوسکے تو اقوال تابعین کی طرف رجوع کیاجائےگا۔آیات کی تفسیر میں ابن جوزیؒ نے کثرت کے ساتھ تابعین کے اقوال نقل کئے ہیں۔

جیسے"أُولئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَواتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ"[43] کے تحت لکھتے ہیں:

"أُولئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَواتٌ مِنْ رَبِّهِمْ. قال سعيد بن جبير: الصلوات من الله: المغفرة، وَأُولئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ بالاسترجاع "[44]

### تفسیر بالرائے

زادالمسیر فی علم التفسیر میں تین مباحث کے تحت تفسیر بالرائے کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔لغوی مباحث، بلاغی مباحث، فقہی مباحث۔

### لغوی مباحث

ابن جوزیؒ نے زادالمسیر فی علم التفسیر میں لغوی مباحث کا خصوصی اہتمام کیاہے۔اور سلف کے اقوال پر زیادہ اعتماد کیاہے جیسے فراء ،ابوعبیدہ ،ابن قتیبہ اورزجاج وغیرہ ان حضرات کو فن نحو میں امامت کا درجہ حاصل ہیں۔زادالمسیر فی علم التفسیر میں ابن جوزیؒ نے لغوی مباحث کے ساتھ ساتھ صرف واشتقاقات اور نحو کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیاہے اور کسی

لفظ کی وضاحت میں بعض جگہ اشعار کو استشہاد کے طور پر پیش کئے ہیں۔ جیسے "قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ"[45] میں لفظ "جبرائیل" کی وضاحت میں گیارہ لغات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وفي جبريل إحدى عشرة لغة: إحداها: جبريل، بكسر الجيم والراء من غير همز، وهي لغة أهل الحجاز، وبها قرأ ابن عامر، وأبو عمرو. قال ورقة بن نوفل:وجبريل يأتيه وميكال معْهما ... من الله وحي يشرح الصدر منزل"[46]

## بلاغی مباحث

زادالمسیر فی علم التفسیر میں ابن جوزیؒ نے دوران تفسیر مختلف مقامات پر بلاغی نکات کو بھی بیان کئے ہیں۔ بلاغت کی چند مثالیں زیر نظر ہیں:

### 1. تقدیم وتاخیر

تقدیم وتاخیر بلاغت کی ایک قسم ہے ابن جوزیؒ زادالمسیر میں آیت: "وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ"[47] کی تفسیر کے تحت لکھتے ہیں:

" وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ فيه تقديم وتأخير، تقديره: ولقد أُوحِيَ إِليكَ لئن أشركتَ لَيَحْبَطَنَّ عملُكَ، وكذلك أُوحيَ إِلى الذين مِنْ قَبْلِكَ "[48]

### 2. حذف

کسی قرینہ کی بناء پر مافی الضمیر پر دلالت کرنے والے الفاظ کے چھوڑنے کو حذف کہتے ہیں[49]۔ حذف کے بہت سے اقسام ہیں ابن جوزیؒ نے زادالمسیر میں حذف مضاف کے مثال "واشربوا فی قلوب هم العجل"[50] کے تحت ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ، أي: سقوا حب العجل، فحذف المضاف، وهو الحب، وأقام المضاف إليه مقامه "[51]

### 3. کنایہ

جس لفظ سے اس کے معنی کا لازم مراد لیاجائے اس کو کنایہ کہتے ہیں[52]۔ ابن جوزیؒ نے "نِساؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ "[53] میں حرث کے بارے میں لکھتے ہیں:

"والحرث: المزدرع، وكنى به هاهنا عن الجماع، فسماهن حرثاً، لأنهن مزدرع الأولاد، كالأرض للزرع "[54]

### 4. تعریض

بغیر کسی صراحت کے اس کلام سے سننے والا مراد جان لینے والے لفظ کو تعریض کہتے ہیں[55]۔ ابن جوزیؒ نے "قالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هذا فَسْئَلُوهُمْ إِنْ كانُوا يَنْطِقُونَ"[56] کے تفسیر میں ابن قتیبہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وقال ابن قتيبة: هذا من المعاريض، ومعناه: إن كانوا ينطقون، فقد فعله كبيرهم "[57]

ابن جوزیؒ نے زادالمسیر میں بلاغت کی بہت سے دوسرے اقسام کو بھی بیان کیا ہے لیکن میں نے اس پہلو سے جائزہ لینے کے لیے صرف چار انواع کے انتخاب پر اکتفا کیا۔

### فقہی مباحث

ابن جوزیؒ نے آیات کی تفسیر کے موقع پر بقدر ضرورت فقہی مسائل کی وضاحت کی ہے اور مسائل بیان کرنے میں ائمہ اربعہ کی آراء بیان کیں ہیں امام احمد بن حنبل کی رائے کو خاص عقیدت کی وجہ سے پہلے بیان کیا ہے کیونکہ آپ خود مسلک حنبلی سے تعلق رکھتے تھے۔اس کے باوجود آپ نے شدت سے کام نہیں لیا ہے۔

آیت:"فَمَنْ كانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً أَوْ عَلى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعامُ مِسْكِينٍ"[58] کی تفسیر میں مختلف آئمہ کے آرا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وليس المرض والسفر على الإطلاق، فان المريض إذا لم يضر به الصوم لم يجز له الإفطار، وإنما الرخصة موقوفة على زيادة المرض بالصوم. واتفق العلماء أن السفر مقدر، واختلفوا في تقديره، فقال أحمد، ومالك، والشافعي: أقله مسيرة ستة عشر فرسخاً: يومان، وقال أبو حنيفة وأصحابه: أقله مسيرة ثلاثة أيام، مسيرة أربعة وعشرين فرسخاً. وقال الأوزاعي: أقله مرحلة يوم، مسيرة ثمانية فراسخ "[59]

یہاں ہر قسم کا سفر اور مرض مراد نہیں ہے بلکہ اتنا مرض ہو روزہ رکھنے تکلیف پہنچے اگر روزہ مرض میں زیادتی کا باعث ہو تو رخصت ہے۔ سفر کی مقدار میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے امام احمد ،امام مالک اور امام شافعی کے نزد کم از کم مسافت 16 فرسخ ہے۔یعنی دو دن اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزد کم از کم مسافت تین دن ہے۔ جو 24 فرسخ کی مسافت بنتی ہے۔ اور امام اوزاعی کے نزد ایک دن یعنی 8 فرسخ کی مسافت ہے۔ابن جوزیؒ زاد المسیر میں ائمہ کا موقف بیان کرتے ہے اور ان کے اختلافی اقوال ذکر نہیں کرتے یہ اسلوب تقریباً ساری تفسیر میں ہے۔

### زاد لمسیر فی علم التفسیر کی خصوصیات اور امتیازات

زاد المسیر میں بہت سے ایسی خصوصیات پائی جاتی ہے جن کی وجہ سے کتب تفاسیر میں اسے نمایاں اور امتیازی حیثیت حاصل ہے یہاں تین نمایاں خصوصیات کا جائزہ لیا جائے گا۔

1. تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کا ایک خوبصورت امتزاج اور طریقہ کار
2. علوم القرآن کے مباحث کا ایک بہترین استعمال
3. ایک جامع تفسیر اور اختصار کے ساتھ

### 1. تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کا خوبصورت امتزاج

قرآن پاک کی تفسیر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن سے کی جائے اگر ایسا نہ ہو تو سنت رسول ﷺ سے ہوسکے اگر ایسا نہ ہو تو اقوال صحابہ کرام سے ہوسکے اگر ایسا نہ ہو تو اقوال تابعین سے ہوسکے اور منقولات پر اعتماد رکھ کر غور و فکر اور تدبر کرکے معانی اخذ و استنباط کئے جائیں۔ زاد المسیر فی علم تفسیر کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ اسی منہج اور طریقے پر لکھی گئی ایک بہترین تفسیر ہے روایات کو نقل کرنے میں مجموعی طور پر محتاط رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ تفسیر زاد المسیر میں روایات اور سلف کے اقوال پر بہت زیادہ اعتماد کیا گیا ہے اس وجہ سے زاد المسیر کو تفسیر بالماثور میں شمار کیا جاتا ہے۔

2. علوم القرآن کے مباحث کا بہترین استعمال

زادالمسیر کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں علوم القرآن کے صرف ایک بحث نہیں بلکہ علوم القرآن کے اہم مباحث کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جیسے علم تفسیر کی فضیلت، تفسیر وتاویل میں فرق، نزول قرآن، مکی ومدنی سورتوں میں فرق ،اسباب نزول، ناسخ ومنسوخ وغیرہ۔

تفسیر قرآن کے دوران مختلف مقامات پر الفاظ قرآن میں قراءات متواترہ[60] دونوں کے بیان کرنے میں اہتمام کیا ہے۔ جیسے آیت: "مالِكِ يَوْمِ الدِّينِ" کی تفسیر میں قرءات ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "قرأ عاصم والكسائيّ، وخلق ويعقوب: «مالك» بألف. وقرأ ابن السميفع، وابن أبي عبلة كذلك، إلا أنهما نصبا الكاف. وقرأ أبو هريرة، وعاصم الجحدري: «ملْكِ» باسكان اللام من غير الألف مع كسر الكاف، وقرأ أبو عثمان النهدي، والشعبي «مَلِكَ» بكسر اللام ونصب الكاف من غير ألف. وقرأ سعد بن أبي وقاص، وعائشة، ومورّق العجلي:«مَلِكُ» مثل ذلك إلا أنهم رفعوا الكاف. وقرأ أبيّ بن كعب، وأبو رجاء العطاردي «مليك» بياء بعد اللام مكسورة الكاف من غير ألف. وقرأ عمرو بن العاص كذلك، إلا أنه ضمَّ الكاف. وقرأ أبو حنيفة، وأبو حياة «مَلكَ» على الفعل الماضي"[61]

3. اختصار اور جامعیت

زادالمسیر میں اختصار کے ساتھ ساتھ جامعیت بھی پائی جاتی ہے۔ اس تفسیر میں آپ نے احادیث، صحابہ اور تابعین کے اقوال پر زیادہ اعتماد کیا ہے لیکن آپ نے پوری اسناد کو ذکر نہیں کیا اور اختصار کو ملحوظ رکھا اور اپنے زمانے کے ماہر علماء کے اقوال نقل کیے۔ لغوی، بلاغی مباحث کا خصوصاً اہتمام کیا۔ اور بقدر ضرورت فقہی مسائل کو بھی بیان کیا۔

ابن جوزیؒ نے جب ایک بار کسی آیت کی تفسیر کی اور دوسری بار کہیں موقع آیا وہاں سابقہ سورۃ یا آیات کی طرف اشارہ کیا اور بعض مقامات پر نشاندہی بھی کی۔

## نتائج البحث

1. زادالمسیر میں علوم القرآن اور لغوی مباحث جیسے سورتوں اور آیات کا علم، مکی مدنی سورتوں کا علم، قرءات متواترہ اور شاذہ، اسباب نزول، اور ناسخ ومنسوخ وغیرہ کو خصوصیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔
2. فقہی مسائل کو بھی بقدر ضرورت بیان کیا گیا جن میں آپ نے امام احمد بن حنبل کی رائے کو ترجیح دی ہے کیونکہ آپ حنبلی مسلک تھے۔
3. مکمل تفسیر میں ابن جوزیؒ نے سلف کے اقوال اور روایات پر بہت اعتماد کیا ہے۔
4. بنیادی مصادر اور مراجع میں کتب تفاسیر میں سے الکشف والبیان عن تفسیر القرآن، جامع البیان عن تاویل ای القرآن، النکت والعیون۔
5. کتب احادیث میں سے صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی اور مسند احمد شامل ہے۔

6. کتب لغات میں غریب القرآن، معانی القرآن، فراء کی معانی القرآن، ابو عبیدہ کی مجاز القرآن، اخفش کی معانی القرآن، ابن قتیبہ کی تفسیر غریب القرآن اور تاویل مشکل القرآن، زجاج کی معانی القرآن اعرابہ، ابن فارس کی مقائیس اللغۃ، اور جوالیقی کی المعرب وغیرہ شامل ہیں۔
7. زادالمسیر فی علم التفسیر میں بعض ایسی خصوصیات پائی جاتی ہے جن کی وجہ سے اس کو کتب تفسیر میں ایک خاص مقام حاصل ہیں۔ پہلی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کا ایک حسین امتزاج موجود ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں علوم القرآن کے اہم مباحث مکمل طور پر بیان ہو چکے ہیں۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس تفسیر میں جامعیت اور اختصار پائی جاتی ہے۔

---

## حواشی و مصادر

[1] الذہبی، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، مؤسۃ الرسالہ، ط3، 1405ھ، ج21، ص365-378۔

[2] البقرۃ2:197

[3] ابن الجوزی، زادالمسیر فی علم التفسیر، دارالکتاب العربی، بیروت، 2002ء، ط1، ج:1، ص:164

[4] دیکھئے ابن جریر الطبری، جامع البیان عن تأویل آی القرآن، دار ھجر، بیروت، 2001ء، ط1، ج:3، ص:451۔

[5] ابن الجوزی، زادالمسیر فی علم التفسیر، ج:3، ص:208

[6] الانعام4:129

[7] ابن الجوزی، زادالمسیر فی علم التفسیر، ج:2، ص:78

[8] الماوردی، علی بن محمد بن محمد، (المتوفی: 450ھ)، النکت والعیون، بیروت/لبنان، دارالکتب العلمیۃ، ج:2، ص:169

[9] تفصیل کے لئے دیکھئے زادالمسیر فی علم التفسیر، ج:1، ص136، ج:1، ص:144وغیرہ

[10] ابن الجوزی، زادالمسیر فی علم التفسیر، ج:1، ص:23

[11] البخاری، محمد بن إسماعیل، صحیح البخاری، بیروت، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، حدیث:756

[12] النیسابوری، مسلم بن الحجاج (المتوفی: 261ھ)، الصحیح المسلم، بیروت، دارإحیاء التراث العربی، حدیث:394

[13] النساء4:21

[14] ابن الجوزی، زادالمسیر فی علم التفسیر، ج:1، ص:387

[15] سباء34:24

[16] الجوزی، ابوالفرج، عبدالرحمٰن بن علی بن محمد (المتوفی: 597ھ)، زادالمسیر فی علم التفسیر، ج:3، ص:499

[17] ابن الجوزی، زادالمسیر فی علم التفسیر، ج:2، ص:190

[18] الاخفش، معانی القرآن، مکتبۃ الخانجی، قاہرہ، 1990ء، ج:1، ص:346

[19] ابن الجوزی، زادالمسیر فی علم التفسیر، ج:1، ص:35

[20] ابن قتیبہ، غریب القرآن، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 1978ء، ص:41

[21] آل عمران3:104

[22] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 1، ص: 312

[23] الزجاج، معانی القرآن واعرابہ، عالم الکتب، بیروت، 1988ء، ط1، ج: 1، ص: 452

[24] البقرۃ 2: 167

[25] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 1، ص: 131

[26] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 1، ص: 14

[27] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 1، ص: 14

[28] (لوگوں میں اس کے تین اصطلاح موجود ہے۔1: جو مکہ میں نازل ہو۔اسکو مکی کہتے ہے۔اور جو مدینہ میں نازل ہو اسکو مدنی کہتے ہے۔2: جو ہجرت سے پہلے نازل ہو اسکو مکی۔اور جو ہجرت کے بعد ہو اسکو مدنی کہتے ہے یہ زیادہ مشہور ہے۔3: جس آیت میں مکہ والوں کے لئے خطاب ہو اس کو مکی اور جس میں مدینہ والوں کے لئے خطاب ہو اس کو مدنی کہتے ہیں۔اس میں مکی دور ۱۲ سال ۵ ماہ اور ۱۳ دن ہے۔مدنی دور ۹ سال ۹ ماہ اور ۹ دن ہے۔) زرکشی، محمد بن عبد اللہ، البرھان فی علوم القرآن، بیروت، دار المعرفۃ، 1376ھ، ج: 1، ص: 187

[29] البقرہ 2: 37

[30] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 1، ص: 57

[31] الفاتحہ 1: 7

[32] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 1، ص: 22

[33] الترمذی، محمد بن عیسی بن (المتوفی: 279ھ)، سنن الترمذی، مصر، مکتبۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، 1975م، حدیث: 2955

[34] البخاری، محمد بن إسماعیل، صحیح البخاری، حدیث: 3326

[35] النیسابوری، مسلم بن الحجاج (المتوفی: 261ھ)، حدیث: 2834

[36] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 1، ص: 51

[37] البقرہ 2: 97

[38] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 1، ص: 90

[39] یوسف 12: 24

[40] سورۃ الإسراء 17: 32

[41] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 2، ص: 431

[42] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 2، ص: 431

[43] البقرۃ 2: 157

[44] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 1، ص: 125

[45] البقرہ 2: 97

[46] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 1، ص: 90

[47] سورۃ الزمر 39: 67

[48] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج: 4، ص: 25

[49] الهاشمی، إحمد بن إبراهیم (المتوفی: 1362ھ)، جواهر البلاغة فی المعانی والبیان والبدیع، بیروت، المکتبة العصریة، ص: 139

[50]البقرہ2:93

[51]ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج:1، ص:88

[52]السیوطی، جلال الدین (المتوفی: 911ھ)، الاِتقان فی علوم القرآن، ص:330

[53]البقرۃ2:223

[54]ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج:1، ص: 192

[55]الجرجانی، علی بن محمد بن علی (المتوفی: 816ھ)، کتاب التعریفات، بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ1983م، ص:55

[56]الانبیاء21:63

[57]ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج:3، ص: 196

[58]البقرہ2:184

[59]ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج:1، ص: 141

[60] (جس کی سند صحیح، لغت عرب کے مطابق اور مصحف عثمانی کے موافق ہو[60])اور شاذ (اگر متواترہ کے تین شرائط میں سے ایک شرط بھی نہ ہو تو شاذ کہلاتا ہے) کافیجی، محمد بن سلیمان، التیسیر فی قواعد علم التفسیر، ص: 184

[61]ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ج:1، ص:19